بسمہ اللہ الرحمٰن الرحیم

روزہ

روزہ ہر متقی وپرہیزگار یہودی ی ک زندگی کا حصہ تھا-اہلِ یہود کو موسوی شریعت میں صرف ایک روزے کا حکم تھا ، یعنی کفارہ کا روزہ (توریت شریف ، احبار رکوع 16 آیت 29، رکوع 23آیت 27)لیکن سیدنا مسیح کے ایام میں پانچ یا چھ پبلک روزے تھے-ان کے علاوہ راسخ الاعتقاد یہودی ہفتہ میں دو دون روزہ رکھتے تھے،(انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت لوقا رکوع 18 رکوع 12) یعنی جمعرات کے روز جب امام کہتے تھے کہ حضرت موسیٰ کوہِ سینا پر گئے تھےاور سوموار کے روز جب ان ربیوں کے مطابق وہ پہاڑ پر سے اترے تھے- یہ روزے فرض نہ تھے لیکن یہودی ان کو مزید ثواب حاصل کرنے کے لئے رکھتے تھے ، اور ان کو جو روزہ دار نہیں تھے وہ ملامت کا نشانہ بناتے تھے (انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت مرقس رکوع 2آیت 18)-روزہ کے دن وہ اپنے سروں پر راکھ ڈالتے تھے اور منہ نہیں دھوتے تھے، بلکہ ان کو ھانپ لیتے تھے تاکہ لوگ ان کی طرف متوجہ ہوں-یہودی امام ربی یشوع بن حنانیاہ کی بابت لکھاہے کہ اس کا چہرہ روزہ داری کی وجہ سے تمام عمر کالا رہتا تھا، کیونکہ وہ اپنے منہ پر راکھ ڈالے رکھتا تھا-(Headlam,Life and Teaching of Jesus Christ p.228)

اسلام میں بھی روزہ فرض ہے، قرآن شریف کے مطابق ماہ رمضان میں سحر سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے سے پرہیز کرنا لازم ہے، (سورہ بقرہ آیت 23) جس طرح اہل یہود روزہ کے دن ظاہری رسوم کو ادا کرتے تھے اسی طرح اہل اسلام کے لئے ماہ رمضان وبال جان ہوجاتا ہے-

جناب مسیح نے حکم دیا کہ روزہ میں منافقت کی آمیزش بالکل نہ ہو-آپ نے فرمایا "جب تم روزہ رکھو تو منافقوں کی طرح اپنی صورت اداس نہ بناؤ کیونکہ وہ اپنا منہ بگاڑتے ہیں، تاکہ لوگ انہیں روزہ دار جانیں- میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پاچکے ، بلکہ جب تم روزہ رکھو تو اپنے سر میں تیل ڈالو اور منہ دھوتا کہ آدمی نہیں بلکہ تمہارا پروردگار جو پوشیدگی میں ہے تمہیں روزہ دار جانے- اس صورت میں تمہارا پروردگار جو پوشیدگی میں دیکھتا ہیں تمہیں اجر عطا فرمائیگا (انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت متی رکوع 6 آیت16–18)